یادبی ایک کانفرنس بلائی گئی تھی۔ اس کا افتتاح صدر مملکت پاکستان نے فرمایا اور ملک کے کئی نامور عالموں اور ادیبوں نے اپنے اپنے مقالے پڑھے جو بڑے معلوماتی اور عالمانہ تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر تاریخ کے مطالعہ سے دیکھا جائے تو نہ صرف برصغیر ملکہ پورے عالم اسلام میں اصفیاء اور اولیاء اللہ نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں جو کام کیا ہے وہ حکومتوں نے نہیں کیا۔ شیخ الاسلام غوث بہاؤالدین زکریاؒ کی ساری زندگی علم کی اشاعت اور تبلیغ اسلام میں صرف ہوئی۔ آپ نے تحصیلِ ملکات کے سلسلہ میں کافی سفر کیا۔ ملتان سے چل کر ماوراالنہر بخارا اور سمرقند پہنچے یہ وہ زمانہ تھا جب علامہ برہان الدین علی مرغینانی مولف ہدایہ زندہ تھے۔ شیخ الاسلام زکریا ملتانیؒ نے علامہ مرغینانی ان کے معاصرین اور شاگردوں سے علم کی تحصیل کی اور پھر حج کو چلے گئے۔ مدینہ منورہ میں علامہ کمال الدین یمنی سے حدیث کی تحصیل اور روضہ اطہر سے انوار حاصل کرتے رہے، واپسی میں بغداد پہنچے اور شیخ شہاب الدین سہروردی کی صحبت سے مستفید ہوئے کہا جاتا ہے کہ شیخ شہاب الدین سہروردی نے آپ کے علمی اور باطنی کمالات کو دیکھ کر صرف سترہ دنوں کے بعد ان کو خرقۂ خلافت عطا کیا، اس پر دوسرے مریدوں اور معتقدوں نے شیخ سے کہا کہ ہم سالہاسال سے ریاضت کرتے رہے ہیں ہمیں خرقۂ خلافت عطا نہ ہوا، اور اس سندھی درویش بہاؤالدین زکریاؒ کو صرف سترہ دن ریاضت اور صحبت کے بعد خرقۂ خلافت عطا کیا گیا ہے، شیخ نے فرمایا کہ زکریا سب کچھ ساتھ لائے تھے صرف توجہ کی ضرورت تھی وغیرہ۔ پھر شیخ نے ان سے یہ بھی فرمایا کہ تم سندھ جارہے ہو وہاں میرا ایک خلیفہ مخدوم نوح بکھری رہتا ہے ان کی صحبت سے بھی مستفیض ہونا، شیخ الاسلام جب بکھر سندھ پہنچے تو ایک دو ماہ پہلے مخدوم نوح بکھری وفات پاچکے تھے۔ پھر روحانی توجہ سے کچھ فیض حاصل کرکے ملتان پہنچے۔

ملتان اس دور میں سندھ کا دارالسلطنت تھا۔ اور شیخ الاسلام کے پوتے شاہ رکن عالم کے دور میں بھی ملتان سندھ کا دارالسلطنت رہا جس کی شہادت عالم اسلام

کے مشہور سیاح ابن بطوطہ نے دی ہے کہ میں جب ملتان پہنچا تو ملتان سندھ کا دارالسلطنت تھا اور شاہ رکن عالم سے ملاقات ہوئی۔ ان سے ان کے آباؤ اجداد اور مسکن کے متعلق دریافت کیا تو شاہ رکن عالم نے فرمایا کہ ہم منصورہ کے حکمران ہماری خاندان سے ہیں اور ہمارا بھی اصل مسکن منصورہ سندھ تھا۔ پھر ادھر ملتان آگئے وغیرہ۔

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تذکرہ نگاروں نے شیخ الاسلام کے دادا شیخ کمال الدین کا عربستان سے خوارزم آنا اور پھر وہاں سے ملتان آنا لکھا ہے۔ یہ سارا من گھڑت افسانہ ہے ورنہ آپ کا خاندان سندھی ہے۔ جو بہت پہلے سندھ میں وارد ہوا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ خواجہ کمال الدین منصورہ سے عربستان حج کرنے گئے ہوں گے اور پھر سیاحت کرتے ہوئے خوارزم پہنچے اور پھر وہاں سے ملتان آگئے۔ اور اسی کو مسکن قرار دیا۔ اور گویا ایک ہی ملک کے اندر نقل مکانی تھی۔

حضرت غوث ملتانی کا اپنے آباؤ اجداد کے اصل مسکن سندھ سے برابر تعلق رہا چھ مہینے اندرون سندھ کا سفر فرماتے اور تبلیغ کرتے رہتے تھے، آپؒ کے ساتھ شہباز قلندر بھی اس مسافرت میں ساتھ رہتے تھے، اس کا یہ اثر ہوا کہ ایک طرف سندھ اور ملتان کے روابط اور مضبوط ہوتے گئے اور دوسری طرف تو نیہ، چاچڑ، انڈھڑ اور بھٹی جیسے قبائل آپ کی تبلیغ سے اسلام میں داخل ہو گئے تھے آج یہ قبائل لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ جو سب کے سب مسلمان ہیں اور آج تک ہر سال ملتان جا کر حضرت غوث العالمین کی زیارت کرتے رہتے ہیں۔ حضرت غوث کی سندھ میں تبلیغ چونکہ سرائیکی یا ملتانی زبان میں ہوتی تھی تو سندھی عقیدت مند اس کو بھی مادری زبان سندھی میں شمار کرتے ہیں اور آج سندھ کی کافی آبادی سرائیکی بولتی ہے۔ روحانی تعلق کا اثر ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے۔